سرکاری رپورٹ　　　　　　　　　　　　　　　　چوتھا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی
کی کارروائی

منعقدہ ۱۵ جنوری ۱۹۹۴ء

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۴
۲۔	تعزیت	۴
۳۔	وقفہ سوالات	۵
	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	
۴۔	چیئرمینوں کے پینل کا اعلان	۳۶
۵۔	رخصت کی درخواستیں	۳۷
۶۔	تحریک استحقاق نمبر۱ (منجانب سرور خان کاکڑ) (محرک نے زور نہیں دیا)	۳۸
۷۔	تحریک استحقاق نمبر۲ (منجانب مولانا سید عبدالباری) (خلاف ضابطہ)	۴۱
۸۔	تحریک التوا نمبر۱ (منجانب سرور خان کاکڑ) (مسترد ہو گئی)	۴۲

جلد　　　　　　　　　　　　　　　　شمارہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

جناب اسپیکر ————— عبدالوحید بلوچ

۲۔ جناب ڈپٹی اسپیکر ————— ارجن داس بگٹی

افسران صوبائی اسمبلی

۱۔ سیکریٹری اسمبلی ————— مسٹر اختر حسین خان

۲۔ جوائنٹ سیکریٹری ————— محمد افضل

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱- نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲- جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳- شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴- میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۵- ملک گل زمان کاسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶- میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیواسٹاک
۷- ملک محمد شاہ مردانزئی	پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ	وزیر حج و اوقات زکوٰۃ
۸- ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹- مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال ر ایکسائز
۱۰ مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱- مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲- مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و برقیات
۱۳- ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۱ کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴- مسٹر عبید اللہ بابت	پی بی ۱۱ لورالائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵- مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸ قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶- سردار ثناء اللہ زہری	پی بی ۳۰ خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷- میر اسرار اللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸- حاجی میر لشکری خان	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹- نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰- نواب زادہ جنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱- میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک

۲۲۔ سردار نواب خان ترین	پی بی ۷ اسبی ر زیارت	وزیر بہاؤ داسا
۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت
۲۴۔ مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔ عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔ ارجنداس بگٹی	هندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔ حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔ مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶ پشین I
۳۱۔ مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲۔ نواب زادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳۔ ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد ر نصیر آباد
۳۴۔ مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳۶۔ نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۷۔ مسٹر محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ قلات ر مستونگ
۳۸۔ مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۳۹۔ سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱۔ سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۲۔ مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی برادری
۴۳۔ مسٹر ستام سنگھ	سکھ پارسی برادری

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چوتھا اجلاس

مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۹۴ء بمطابق ۲ شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ

(بروز شنبہ)

زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ۔ اسپیکر

بوقت گیارہ بج کر پینتالیس منٹ (قبل دوپہر) صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

ترجمہ ۔ ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے' جو رحمت والا ہے' اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے' جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدایا!) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں' اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں۔ (خدایا!) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا۔ ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے' اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے

سردار سترام سنگھ ۔ جناب اسپیکر صاحب۔ سابق ممبر صوبائی اسمبلی سردار سنت سنگھ گزشتہ ماہ ٹریفک کے ایک حادثہ میں وفات پا گئے ہیں لہذا میں گزارش کروں گا کہ ان کے لیے ایوان میں دعا کیا جائے۔

جناب اسپیکر ۔ چونکہ سابقہ رکن اسمبلی غیر مسلم تھے اس لیے ان کے احترام میں ایک

منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔(ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔)

جناب اسپیکر ۔ شکریہ۔

ڈاکٹر سردار حسین ۔ جناب اسپیکر۔سارے بلوچستان میں بارشیں نہیں ہوئی ہیں اس وقت تک۔ لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ ایوان میں باران رحمت کے لیے دعا کی جائے (ایوان میں باران رحمت کے لیے دعا مانگی گئی)

وقفہ سوالات۔

جناب اسپیکر ۔ مولانا عبدالباری صاحب اپنا سوال پوچھیں۔

X ۱ **مولانا عبدالباری** ۔ کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسٹرذکی کو وزیر اعلیٰ ہاؤس میں براہ راست (ڈائریکٹ) بطور اسٹاف آفیسر(B-17) تعینات کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جزو(الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ تعیناتی سے سپریم کورٹ کی براہ راست تعیناتیوں کی بابت حکم کی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ ۔ (الف) جی ہاں مسٹرذکی بلوچ کو براہ راست تعینات کیا گیا ہے اس آسامی پر تعیناتی وزیر اعلیٰ کی صوابدید پر ہے وزیر اعلیٰ جسے چاہے لگا سکتا ہے اور جب تک وزیر اعلیٰ چاہے ان کی مرضی سے اس آسامی پر کام کر سکتا ہے۔

(ب) بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے فنکشن آرڈیننس کے شیڈول میں لکھا گیا ہے کہ چیف منسٹر سیکریٹریٹ کی آسامیاں بلوچستان پبلک سروس کمیشن سے مستثنیٰ ہیں اس لیے ان آسامیوں پر سپریم کورٹ کا حکم لاگو نہیں ہوتا۔

مولانا عبدالباری ۔ جناب اسپیکر۔ میرا ضمنی سوال اس میں یہ ہے کہ سپریم کورٹ کا کلیئر کٹ فیصلہ ہے جس کے تحت کسی آسامی پر اشتہار کے بغیر کسی کو تعینات نہیں کیا جا سکتا ہے کیا اس پوسٹ پر کوئی اشتہار ہوا یا نہیں؟

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) ۔ جناب اس میں مسئلہ یہ ہے کہ کلیئر کٹ یہ پبلک سروس کمیشن کے زمرے میں نہیں آتا ہے۔ بعض چیزیں پبلک

سروس کمیشن کی حدود سے باہر ہیں جیسے چیف منسٹر ہاؤس کی ملازمتیں۔ اس سے باہر ہیں یہ پاس شدہ قانون ہے۔

مولانا عبدالباری - یہ کلئیر کٹ ہے۔ ٹھیک ہے یہ پبلک سروس کمیشن سے مستثنیٰ ہے لیکن سپریم کورٹ کے فیصلے سے کیسے مستثنیٰ ہے۔ جب ایک فیصلہ موجود ہے آپ اس کو کیسے سپریم کورٹ کے فیصلہ سے مستثنیٰ کرسکتے ہیں۔ تو ایڈورٹائزمنٹ ہونا چاہیے۔ کیا انہوں نے اشتہار دیا ہے؟

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی - عام طور تمام ملازمتیں پبلک سروس کمیشن سے تعلق رکھتی ہیں بعض چیزیں مثلاً منسٹروں اور چیف منسٹر سے تعلق رکھتی ہیں۔ کیونکہ چیف منسٹر نے ہاؤس کو چلانا ہے لہٰذا یہ ان کی صوابدید پر ہے۔ ایک تو یہ کیس ہے اور اس نوعیت کا ایک اور کیس بھی اس میں موجود ہے۔ یہ اس زمرے میں نہیں آتے ہیں۔

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر۔ دو چیزیں ہیں۔ ایک تو ہے پبلک سروس کمیشن اور دوسرا سپریم کورٹ یہ مسئلہ صرف ذکی بلوچ کی تعیناتی کا نہیں ہے بلکہ میں تو خوش ہوں کہ ان کو تعینات کیا گیا لیکن یہاں خدشہ یہ ہے کہ کس قرابت یا رشتہ کی بنیاد پر ان کو تعینات کیا گیا ہے۔ کیا اس طرح دیگر گریجویٹس کی دل آزاری اور حق تلفی نہیں کی گئی؟ سوال یہ ہے کہ کس بات پر ایسا کیا گیا۔ جناب اسپیکر۔ اس جواب سے ہم مطمئن نہیں ہیں جب سپریم کورٹ کا فیصلہ موجود ہے وزیر اعلیٰ ہو یا جو کوئی بھی ہو اگر وہ پبلک سروس کمیشن سے مستثنیٰ ہے لیکن کیا اس میں اشتہار دینے کی ضرورت نہیں؟

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی - میرے خیال میں جیسے وزیر کی صوابدید پر ایک چیز ہے کس ادارے میں سلیکشن کرنے کے سلسلے میں۔ وزیر اعلیٰ کو بھی اختیار حاصل ہے کہ وہ بغیر کسی بیرونی اشتہارات کے کسی کو تعینات کرسکتا ہے۔ یہ وزیر اعلیٰ کی صوابدید پر ہے کہ وہ بغیر انٹرویو کے بغیر اشتہار کے ایسا کرسکتا ہے۔ اس لیے وزیر اعلیٰ اشتہاروں سے مستثنیٰ ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - میں متعلقہ وزیر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ عارضی ہے کنٹریکٹ پر ہے یا پرمننٹ ہے۔ ہمیں یہ بتایا جائے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی - میرے خیال میں اس کے لیے آپ کو نیا سوال لانا

ہوگا۔

مولانا عبدالباری - (پوائنٹ آف آرڈر) میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ سرور خان صاحب نے جو اعتراض کیا ہے۔(مداخلت) (ملک سرور خان کا مائیک بند کیا گیا)

جناب اسپیکر - سرور خان صاحب۔ آپ تشریف رکھیں۔ معزز اراکین آپ بھی تشریف رکھیں۔(ملک سرور خان کی جانب سے مداخلت)۔ معزز اراکین۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو ایک گریس کوئسچن grace question بھی دیا۔ آپ نے چار سوال پوچھے ہیں۔ معزز اراکین آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ تشریف رکھیں۔ مہربانی کر کے آپ بیٹھ جائیں۔ اگلا سوال۔

مولانا عبدالباری - جناب والا! ش انہیں پتہ نہیں وہ اسے ایڈہاک بیس پر لگایا ہے

مسٹر محمد سرور خان کاکڑ : - (پوائنٹ آف آڈر) جناب اسپیکر میں یہ پوچھ چاہوں گا کہ وہ کن پر ہے پرمننٹ ہے۔ اگر یہ پرمننٹ ہے تو پھر جو کارروائی دوسرے لوگوں کے لیے ہوتی ہے۔ ان کے لیے بھی وہی کارروائی ہونی چاہیے۔ اگر وہ کنٹریکٹ پر ہے تو متعلقہ وزیر کو چاہیے کہ وہ اس کا جواب دیں۔ وہ کیوں جواب سے کتراتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ تیار ہو کر آئیں۔

جناب اسپیکر : - جناب آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : - جناب اسپیکر! تشریف رکھنا اور تشریف اٹھانا کوئی بات نہیں ہے۔ یہ ہمارا حق بنتا ہے۔

جناب اسپیکر : - ہم آپ کے حق کا احترام کریں گے۔ اور آپ کو ضرور بات کرنے دیں گے۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) - جناب والا! میں اس پوزیشن کو کلیریفائی clarify کروں۔ ذکی بلوچ اور عمران گچکی کو جب میں پچھلی مرتبہ سی ایم تھا۔ دونوں کو ایڈہاک بیسس پر تعینات کیا گیا تھا۔ وہ ابھی تک ایڈہاک بیسس پر ہیں اگر اس پر کسی ممبر کو کوئی اعتراض ہے تو۔ کیا یہ کیوں لگائے گئے ہیں سی ایم ہاؤس میں تو ان دونوں کا کیس میں ری کنسیڈر re consider کر لیتا ہوں۔ اور ایڈورٹائیز کر کے کسی اور کو لگا دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر : - مولانا عبدالباری صاحب۔ سوال نمبر ۱۹

مولانا عبدالباری صاحب - سوال نمبر۱۹۔ اسپیکر صاحب اس سوال کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔جواب لمبا ہے۔

X ۱۹ **مولانا عبدالباری** - کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ بلوچستان سول سروس کے آفیسران عرصہ ۱۳ ر ۱۴سالوں سے اسسٹنٹ کمشنر کی آسامیوں پر تعینات ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مختلف محکموں میں گریڈ ۱۸ کی آسامیاں خالی پڑی رہنے کے باوجود مذکورہ اسسٹنٹ کمشنروں کو ان آسامیوں پر ترقی نہیں دی جارہی جس سے وہ سخت مایوسی کا شکار ہیں۔جب کہ پنجاب اور ملک کے دیگر صوبوں میں ۵ سال ملازمت مکمل کرنے کے بعد اسسٹنٹ کمشنر گریڈ ۱۸ میں ترقی پاتے ہیں۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ان اسسٹنٹ کمشنروں کو ترقی نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں۔ نیز کیا یہ آفیسران ۱۳ ر ۱۴ سال بطور اسسٹنٹ کمشنر خدمات ناجام دینے کے بعد بھی ترقی کے حق دار نہیں ہیں اس کی وجہ بیان کی جاہے۔

وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ - (الف) ہاں یہ درست ہے کہ چند سینئر اسسٹنٹ کمشنر عرصہ ۱۳سالوں سے اسسٹنٹ کمشنروں کے آسامیوں پر تعینات ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے مختلف محکموں میں جو آسامیاں خالی ہیں وہ اسسٹنٹ کمشنروں کی ترقی کے لیے مخصوص نہیں ہیں۔ مختلف محکمہ جات میں خالی آسامیوں پر اس محکمے کی ملازمین کو ترقی دی جاتی ہے جہاں تک دیگر صوبہ جات کا تعلق ہے تو ان سے معلومات حاصل کرنے کے بعد جواب دیا جاسکتا ہے۔

(ج) ان اسسٹنٹ کمشنروں کو ان کے کیڈر مین آسامیاں نہ ہونے کی وجہ سے ترقی نہیں دی جاسکتی تھی۔ حال ہی میں اس کوٹہ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اس طرح چند اسسٹنٹ کمشنروں کے ترقی کے معاملے کو کمیٹی میں غور وخوض کے لیے پیش کیا جارہا ہے۔

مولانا عبدالباری - (ضمنی سوال) جناب والا! اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں سیکرٹریٹ میں جو مسئلہ چل رہا ہے۔ہمارے جو اسٹنٹ کمشنر ہیں۔ ۱۳- ۱۴ سال سے وہ ویسے ہی پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں پروموشن نہیں دی گئی ہے۔ اور اب وہ بیچارے بوڑھے ہوگئے ہیں۔ اور مختلف ڈیپارٹمنٹ مین جو پروموشن کا کوٹہ ہے اس پروموشن کے کوٹہ میں انہیں پروموشن کیوں

نہیں دیا جارہا ہے۔ اس کا جو جواب یہاں پر الف میں دیا گیا ہے۔ کہ "ہاں یہ درست ہے کہ چند سینئر اسسٹنٹ کمشنر عرصہ ۱۳ سالوں سے اسسٹنٹ کمشنروں کے آسامیوں پر تعینات ہیں۔" یہ تو اسسٹنٹ کمشنروں کی حق تلفی ہے۔

وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ : ۔ جناب والا! میرے خیال میں ہر محکمہ کی اپنی ملازمتیں ہوتی ہیں۔ اور ان کی نشستیں ہوتی ہیں۔ جب وہ خالی ہوتی ہیں تو نیچے گریڈ سے اوپر تک اسی طرح ترقی ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اس محکمہ میں جب بھی اوپر پوسٹیں خالی ہوتی چلی جاتی ہیں۔ صرف انہیں پوسٹوں پر اسسٹنٹ کمشنر صاحبان کو ترقی دی جاتی ہے تاکہ ایگریکلچر یا دوسری پوسٹوں پر اسی ایڈمنسٹریشن کی محکمہ میں پوسٹیں خالی ہوتی چلی جاتی ہیں نیچے سے ترقی کرکے اوپر تک چلی جاتی ہیں۔ لہٰذا باقی محکموں کے خالی نشستوں پر انہیں ترقی نہیں دی جاسکتی۔

مولانا عبدالباری : ۔ جناب والا! شاید وزیر صاحب کو پتہ نہیں ہے۔ کہ ہر ڈیپارٹمنٹ میں ایک مخصوص کوٹہ ہوتا ہے۔ آدھے کوٹہ پر محکمہ کا آفیسر کی پروموشن ہوتی ہے اور آدھے کوٹہ پر اسسٹنٹ کمشنر۔ جس طرح محکمہ زراعت میں ہے۔ شاید وزیر صاحب کو اس بارے میں پتہ نہیں ہے۔

وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ ۔ میرے خیال میں اس طرح نہیں ہے۔ جس طرح آپ کہہ رہے ہیں۔

مولانا عبدالباری : ۔ جناب اسپیکر! سیکریٹری ایس اینڈ جی اے ڈی سامنے بیٹھے ہیں آپ ان سے پوچھ لیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : ۔ جناب اسپیکر! میں وزیر متعلقہ سے سپلیمنٹری کوائسچن question پوچھنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے آفیسروں کو ترقی اس لیے نہیں ہو رہی ہے کہ یہاں پر صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت کے درمیان جو ڈی ایم جی گروپ کا جو کوٹہ سسٹم ہے اس سے زیادہ آفیسر یہاں تعینات کیے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے بلوچستان کے مقامی لوگوں کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ ہماری صوبائی حکومت نے کبھی بھی وفاقی حکومت سے اس بارے میں یہ بات نہیں کہ بلوچستان میں ہمارے جتنے بھی بیسویں گریڈ کے آفیسران ہیں ان کی ترقی تیرہ۔ ۱۳۔ چودہ۔ ۱۴ سال سے اس لیے رکی ہوئی ہے کہ یہاں فیڈرل گورنمنٹ کے جتنے بھی ڈی ایم جی

گروپ کے آفیسران یہاں بلوچستان میں تعینات کیے جاتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اس کوٹہ کے حساب سے بھی ۱۵-۲۰ فیصد میرے خیال میں بلوچستان میں تعینات کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہمارے یہاں کے لوگوں کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ لہٰذا میں آپ سے اور متعلقہ منسٹر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت بلوچستان میں ڈی ایم جی گروپ کے کتنے ملازمین ہیں - اور پراونشل گورنمنٹ کے کتنے ملازمین ہیں۔ اور ان کے کوٹہ میں کیا فرق ہے۔ اور اگر کوٹہ سے اضافہ ہے تو کیا انہیں واپس وفاقی حکومت میں بھیجا جائے گا یا نہیں۔؟

وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ : - جناب والا! یہ مسئلہ کافی ملک گیر مسئلہ ہے۔ تمام صوبوں میں یہ بات ہے کہ ڈی ایم جی گروپ اور صوبائی حکومت کے درمیان جو تناسب ہے اس پر وہاں کے ملازمین کو کافی اعتراضات ہیں۔ مرکز میں دو تین مہینے پہلے اس کے لیے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس نے ایک نیا فارمولا دیا۔ اس فارمولے کے تحت میرے خیال میں صوبہ سندھ میں شاید اس پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ پنجاب اور صوبہ سرحد کے پراونشل آفیسروں نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ ہم اس فارمولے کو جو مرکز میں منظور ہوا ہے اس فارمولے کے تحت اس کیس کو فارورڈ کرتے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ اس کوٹہ کے مطابق اگر ہمیں یہ حصہ مل جائے تو بہت سے لوگ ترقی کر جائیں گے۔ یہ مسئلہ زیر پراسیس process ہے

ملک محمد سرور خان کاکڑ : - جناب والا! میں وزیر متعلقہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو اجلاس اسلام آباد میں ہوا تھا اس اجلاس کی کارروائی یا اس کا جو فیصلہ ہوا ہے۔ تو کیا وہ ایوان میں بتائیں گے کہ وہ کیا کارروائی ہوئی ہے اور کیا فیصلے ہوئے ہیں۔

وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ : - جناب والا! اس سوال کے لیے آپ کو فریش نوٹس دینا ہوگا۔ اس کی بڑی تفصیل ہے۔ اس کے ریشو ratio تبدیل ہو گئے ہیں۔ سولہ سے بائیس تک اس کے ریشو ratio تبدیل ہو گئے ہیں۔

مولانا عبدالباری : - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! مسئلہ یہ ہے کہ اسلام آباد میں جو فارمولا پیش کیا گیا اور منظور کیا گیا۔ اس پر صوبہ پنجاب میں عمل ہو رہا ہے۔ پنجاب میں جتنے اسسٹنٹ کمشنر ہیں وہ پانچ سال کے بعد گریڈ اٹھارہ میں ترقی پاتے ہیں۔ جب کہ ہمارے صوبے کے اسسٹنٹ کمشنروں کو حکومت بالکل نظرانداز کر رہی ہے۔ حکومت مختلف بہانے بناتی ہے کبھی کہتی ہے کہ ہم نے پراونشل سلیکشن بورڈ کا اجلاس نہیں رکھا ہے۔ اور ساتوں سال پراونشل سلیکشن

بورڈ کا اجلاس نہیں ہو رہا ہے

وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ : - جناب والا! میرے خیال میں مولانا صاحب کو اس چیز کا پتہ نہیں ہے۔ کہ پنجاب میں پندرہ سے اٹھارہ سال تک ترقی نہیں ہوتی ہے۔ حکومت بلوچستان پھر بھی مقابلتاً بہتر ہے۔ وہاں پر اسسٹنٹ کمشنروں کی ترقی اٹھارہ سے بیس سال تک نہیں ہوتی ہے۔ وہاں پر اتنا ریش کمپیٹیشن rash competetation ہے یہاں پر پھر بھی بہتر ہے آپ کو میرے خیال میں پتہ نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری : - جناب والا! مجھے پتہ ہے۔ وزیر صاحب کو کسی چیز کا پتہ نہیں ہے ہمارے اسسٹنٹ کمشنر بوڑھے ہو رہے ہیں۔

جناب اسپیکر : - میرے خیال میں اس کوئسچن question پر بہت ضمنی سوال ہوئے ہیں اگر کوئی ضمنی سوال رہتا ہے تو کسی کو مزید سوالات پوچھنے ہوں تو وہ تحریری طور پر سیکریٹری اسمبلی کو دیں۔

جناب اسپیکر : - ملک محمد سرور خان کاکڑ۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : - جناب اسپیکر! یہ میرا قانونی حق ہے کہ میں تین ضمنی سوال پوچھ سکتا ہوں میں نے دو ضمنی سوال پوچھے ہیں لہٰذا ایک اور سوال پوچھ رہا ہوں مجھے جو وزیر متعلقہ جواب دے رہا ہے کہ مجھے نیا سوال دے اس کا مطلب یہ ہے کہ وزیر متعلقہ اسمبلی میں تیار ہو کر نہیں آتے ہیں اور نہ صحیح جواب دینا چاہتے ہیں لہٰذا یہ ذمہ داری آپ پر بھی عائد ہوتی ہے کہ آپ ان کو کہیں کہ تیار ہو کر آیا کریں اور جوابات دیا کریں اور صحیح طریقے سے جواب دیا کریں یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ نیا سوال دو جب کہ ہم اس سوال سے ہی متعلق ضمنی سوال کر رہے ہیں لہٰذا یہ آپ کا کام ہے ہاؤس کو جمہوری طریقے سے چلائیں۔ آپ وزراء کو ہدایت بھی کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - جناب اسپیکر! جیسا کہ یہ پہلے آپ تیار ہو کر آیا کرتے تھے اکثر تو غیر حاضر ہوا کرتے تھے اس طرح سے انشاءاللہ باقی نہیں ہوں گے جہاں تک آپ کا یہ سوال ہے اگر کوئی آپ سے سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھیں۔ اس کے جواب کی تو لمبی چوڑی لسٹ ہے اس کے دس ۱۰، پندرہ ۱۵ صفحات ہیں وہ یہاں پیش نہیں کی جاسکتے ہیں ابھی۔ آپ کو اگر جواب کی ضرورت ہے تو آپ میرے دفتر میں آجائیں میں اس کی تفصیل آپ کو بتادوں گا۔

جناب اسپیکر : - آئندہ وزراصاحبان تیار ہو کر آیا کریں۔

جناب اسپیکر - اگلا سوال نمبر ۳۶ سید شیر جان بلوچ صاحب کا ہے

X **۳۶ سید شیر جان بلوچ** - کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ انسپیکشن ٹیم تشکیل دی گئی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو سال ۱۹۹۰ سے لے کر ۹۳ تک مذکورہ ٹیم نے بلوچستان کے کن کن منصوبوں کا معائنہ کیا ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ - وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم ۱۹۷۰ء میں تشکیل دی گئی تھی اور اس وقت اس کا نام گورنر انسپیکشن ٹیم تھا بعد میں سے پروانشل انسپیکشن ٹیم کا نام دیا گیا اور یہ ٹیم اب تک پراونشل انسپیکشن ٹیم ر وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کے نام سے اپنے فرائض انجام دے رہی ہے

۱۹۹۰ سے ۱۹۹۳ تک وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم بلوچستان نے جو منصوبے وغیرہ معائنہ کئے اور اپنی رپورٹیں بمعہ سفارشات وغیرہ حکومت کو پیش کی ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۹۹۰

۱- ضلع تربت کی معائنہ رپورٹ

الف- تربت میں سات مرلہ سکیم ب- تربت میں مچھلی گودام اور ان کی تقسیم ج- سرکٹ ہاؤس تربت د- تربت میں ایم پی اے سکیم

۲- معائنہ رپورٹ ژوب ڈویژن

الف- سڑک از زیارت تا لورلائی ب- کمشنر آفس بلڈنگ زیارت ج- اوریاگال سیلابی حفاظتی بند لورالائی د- بی میاڈ کی دفتری و رہائشی عمارت ر- ڈویژنل کمپلیکس لورالائی س- محکمہ صحت کی عمارت ص- موسیٰ خیل اور بارکھان میں پروجیکٹ ایریا کا کام ع- قلعہ سیف اللہ میں ڈپٹی کمشنر کا دفتر اور اس کی رہائش گاہ ف- قلعہ سیف اللہ مسلم باغ

۳۔ کوئٹہ شہر میں پرائیوٹ ہسپتالوں کی کارکردگی کی رپورٹ

الف۔ پاکستان جنرل ہسپتال زرغون روڈ کوئٹہ
ب۔ الرحمٰن ہسپتال پٹیل روڈ کوئٹہ
ج۔ النور ہسپتال طوغی روڈ کوئٹہ
د۔ محمد علی ہسپتال سورج گنج بازار کوئٹہ
ر۔ ابن سینا ہسپتال آرچر روڈ کوئٹہ
س۔ نیشنل ہسپتال پیرالوالخیر روڈ کوئٹہ
ص۔ میڈکیئر ہسپتال الگیلانی روڈ کوئٹہ
ع۔ عارف ہسپتال نزد برما ہوٹل سریاب روڈ کوئٹہ
ف۔ السعادت ہسپتال الگیلانی روڈ کوئٹہ

۴۔ کوئٹہ شہر کی سڑکوں کی معائنہ رپورٹ

۵۔ دشت گوران ضلع قلات میں زلزلہ سے متاثرین کے لیے امداد کی تقسیم کی رپورٹ

۶۔ ہائی کورٹ بلڈنگ کوئٹہ کی معائنہ رپورٹ

۷۔ گورنمنٹ ڈیری فارم اور پولٹری فارم کوئٹہ کی معائنہ رپورٹ

۸۔ ضلع سبی اور نصیر آباد میں محکمہ زراعت اور محکمہ حیوانات کے فارمز کی معائنہ رپورٹ

الف۔ زرعی فارم ڈھاڈر
ب۔ زرعی فارم سبی
ج۔ زرعی سیڈ فارم اوستہ محمد
د۔ زرعی تحقیقاتی مرکز اوستہ محمد
ر۔ مویشی فارم اوستہ محمد

۹۔ ضلع پشین کے منصوبوں کی معائنہ رپورٹ

الف۔ سول ڈسپنسری کچلاک

ب۔ پشین سرخاب روڈ
ج۔ پشین بوستان روڈ
د۔ پشین ریسٹ ہاؤس
ر۔ سنزکئی سیلابی حفاظتی بند

۱۰۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی معائنہ رپورٹ

۱۱۔ کوئٹہ شہر کی اسکیموں کی معائنہ رپورٹ

الف۔ نواکلی سرہ غڑگئی روڈ
ب۔ چلتن ہاؤسنگ اسکیم
ج۔ ایئرپورٹ لنک روڈ (قندھار ناکہ سے کسٹم ہاؤس تک)

۱۹۹۱

۱۲۔ ضلع تربت کے منصوبوں ر اسکیموں کی معائنہ رپورٹ

الف۔ ضلع تربت کی عمومی واقتصادی حالات
ب۔ نئی تعمیر شدہ سرکٹ ہاؤس
ج۔ اسٹیڈیم
د۔ تربت قلات تک روڈ
ر۔ شاہی ٹپ ڈسپنسری
س۔ ریذیڈنشل ماڈل سکول
ص۔ زرعی انجینئرنگ ورکشاپ
ع۔ ضلع میں مختلف محکمہ جات کی مشکلات

۱۳۔ ضلع لسبیلہ کے منصوبوں کا معائنہ

الف۔ ٹاؤن کمیٹی حب
ب۔ محکمہ تعلیم
ج۔ حب میں پچاس بستروں کا ہسپتال
د۔ حب انڈسٹریل ٹریڈنگ اسٹیٹ

۱۴۔ ضلع سبی میں منصوبوں / اسکیموں کی معائنہ رپورٹ

الف۔ سو ۱۰۰ بستروں کا ہسپتال

ب۔ سرکٹ ہاؤس سبی

۱۵۔ لیاری اور مارڑہ روڈ کی معائنہ رپورٹ

۱۶۔ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کوئٹہ کا معائنہ

الف۔ پرانا ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر

ب۔ موجودہ ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر میں توسیع

۱۷۔ بلوچستان واٹر اینڈ سینیٹیشن اتھارٹی کوئٹہ کا معائنہ

الف۔ واٹر سپلائی کے منصوبہ جات

ب۔ نکاسی آب کے منصوبہ جات

ج۔ بی واسا کی تنظیمی انتظامات

د۔ مشکلات اور مستقبل کے تنظیمی لائحہ عمل

س۔ بی واسا کی دفتری عمارات

ص۔ ٹرانسپورٹ

ع۔ بلوچستان میں مختلف آبی منصوبہ جات کی ساتھ ہم آہنگی

ف۔ مالیاتی پیداوار و اخراجات

۱۸۔ خجک ضلع سبی میں آبپاشی کی اسکیموں کی تعمیر میں فنڈز کا غلط استعمال کا معائنہ

۱۹۔ کوئٹہ انڈسٹریل و ٹریڈنگ اسٹیٹ کا معائنہ

۲۰۔ ضلع لسبیلہ کے منصوبوں کی معائنہ رپورٹ

الف۔ ٹاؤن کمیٹی حب

ب۔ پچاس بستروں کا ہسپتال

ج۔ ونڈر انڈسٹریل ٹریڈنگ اسٹیٹ

د۔ گڈانی میں ٹورزم ڈیپارٹمنٹ کا ریسٹ ہاؤس

ر- گڈانی میں مچھیروں کے لیے تعمیر شدہ مکانات

۲۱- واٹر سپلائی اسکیم کچلاک کا معائنہ

۱۹۹۲

۲۲- ضلع گوادر میں سونتسار کے مقام پر ساجی ڈیم کا معائنہ
۲۳- اکارا کوار پروجیکٹ گوادر کا معائنہ
۲۴- بی ڈی اے فلیٹس برائے گریڈ ۲۲- ۱۸ جی آوار کالونی چمن روڈ کوئٹہ کی معائنہ رپورٹ
۲۵- نیشنل ہائی وے سبی تا ڈیرہ اللہ یار کا معائنہ
۲۶- ضلع سبی میں مختلف منصوبوں کا معائنہ رپورٹ

الف- سرکٹ ہاؤس سبی
ب- سبی کے نزدیک محکمہ جنگلات کا مصنوعی جنگل

۲۷- ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سوئی میں غیر معیاری کام کی معائنہ رپورٹ
۲۸- ضلع مستونگ کے منصوبوں کی معائنہ رپورٹ

الف- زعفران فارم مستونگ
ب- شاہی باغ مستونگ
ج- بنگلہ برائے میڈیکل آفیسر

۲۹- زرعی انجینئرنگ ورکشاپ کوئٹہ و خضدار کا معائنہ

الف- تعارف اور ورکشاپ کی سابقہ حالت
ب- ۹۲-۱۹۹۱ تک بلڈوزرز کی حالت
ج- بلڈوزرز کی گھنٹوں کی پوزیشن
د- بلوچستان میں ۲۹۵ بلڈوزرز کے بیڑہ کی کام کی رپورٹ
ر- بلوچستان کے لیے بلڈوزروں کے حصول کی مقاصد
س- مالیاتی تجزیہ
ص- تجاویز سفارشات

۳۰۔ کنک آبپاشی اسکیم کا خاران کا معائنہ رپورٹ

۱۹۹۳

۳۱۔ انڈسٹریل ٹریڈنگ اسٹیٹ ڈیرہ مراد جمالی
۳۲۔ نصیر آباد میں مختلف علاقوں کے اسکول اور ہیلتھ سنٹر
۳۳۔ ڈیرہ مراد جمالی میں گلیوں کی تعمیرات
۳۴۔ کیرتھر نہر پر جنگلات کی پیداوار
۳۵۔ پٹ فیڈر کینال کا معائنہ رپورٹ
۳۶۔ ضلع ژوب ڈسٹرکٹ کا معائنہ رپورٹ

الف۔ گرلز کالج
ب۔ سول ہسپتال ژوب
ج۔ دو عدد کوارٹرز کی تعمیر
س۔ ریذیڈنشنل ماڈل پبلک اسکول ژوب
ص۔ شنگر روڈ اور ریسٹ ہاؤس

۳۷۔ نصیر آباد میں بے گھر افراد کے لیے مکانات کی تعمیرات کا منصوبہ
۳۸۔ ژوب میں زیر تعمیر گرلز کالج
۳۹۔ ژوب اور قلعہ سیف اللہ میں محکمہ زراعت اور حیوانات کے فارمز
۴۰۔ پسنی مچھلی بندرگاہ
۴۱۔ پنجگور میں چودہ بستروں کا ہسپتال
۴۲۔ لسبیلہ میں حب ونڈر' کے مقام پر انڈسٹریل اسٹیٹ
۴۳۔ کوئٹہ میں چیف انجینئر آفس کی تعمیر
۴۴۔ ریذیڈنشل ماڈل پبلک اسکول خضدار
۴۵۔ دیہی ہیلتھ سنٹر خانوزئی
۴۶۔ انڈسٹریل ٹریڈنگ اسٹیٹ کوئٹہ
۴۷۔ کوئٹہ میں خواتین اساتذہ کا ہاسٹل

۴۸- بس اسٹینڈ ڈیرہ اللہ یار

جناب اسپیکر : - ملک محمد سرور خان کاکڑ۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : - جناب اسپیکر! جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ وہاں پر انہوں نے معائنہ کیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ اس میں کیا نقائص تھے انسپکشن کا کیا فائدہ ہوا ہے ہمیں پتہ نہیں ہے کہ کیا کیا ہے مختلف پراجیکٹ کو دیکھا ہوں مگر یہاں بتادیتے کہ اس میں کیا نقائص ہیں یہ غلطیاں ہیں اور کون سے کام غلط ہو رہے ہیں یہ سب کا استحقاق ہے کہ کیا غلطیاں ہو رہی ہیں وہ بتائیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - آپ جو سوال کرتے ہیں اور آپ کے سوال میں جو بات ہوتی ہے اس کا جواب دیا گیا ہے اگر آپ کے سوال میں ہوتا کہ انہوں نے کیا کیا ہے کیا نہیں کیا ہے کس رپورٹ پر ایکشن لیا گیا ہے کس پر نہیں لیا گیا ہے تو میرے خیال میں اس کی ضرورت نہیں ہے اگر آپ کو کسی جواب کی ضرورت ہے تو آپ اس کے لیے نیا سوال کریں آپ ہمارے دفتر میں آئیں آپ کو ہم سب تفصیل بتادیں گے یہ ایک لمبا مسئلہ ہے یہاں ہر چیز کی تو تفصیل نہیں دی جاسکتی ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : - آپ اس کے لیے ایک تفصیل دے دیتے۔اس کی رپورٹ پیش کرتے ہم اس کو پڑھ لیتے کون سے پراجیکٹ ہیں کن کا معائنہ کیا گیا ہے اور کون سے علاقے میں ہیں۔یہ بھی ہاؤس کا استحقاق ہے اور آپ کی ذمہ داری ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - ہم یہ اس وقت پیش کرتے بشرطیکہ آپ نے اس کے لیے طلب کیا ہو آپ جواب طلب نہیں کرتے ہیں تو ہم کیسے پیش کرتے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : - یہ آپ کی ذمہ داری ہے آپ نہیں سمجھتے ہیں

جناب اسپیکر : - آپ آپس میں باتیں نہ کریں بیک وقت ایک شخص بولے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : - وہ تفصیل سے جواب دیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - آپ تفصیل سے پوچھیں۔ تاکہ ہم آپ کے مزاج کے مطابق تفصیل سے جواب دیں آپ ایک سوال کرتے ہیں اور دوسرے سوال کے پیچھے چلے

جاتے ہیں جس کی پوری کتاب ہوتی ہے اس کی تفصیل دفتر میں موجود ہے جس چیز کی ضرورت ہے آپ وہاں دیکھ لیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : - اس کی رپورٹ اسی اجلاس میں کسی وقت بھی پیش کریں اور اس کی باقاعدہ رپورٹ بنا کر پیش کیا جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ : - جو سوال آپ نے کیا ہے اس کا جواب آپ کو مل گیا ہے۔

مولانا عبدالباری : - جناب اسپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ انسپکشن ٹیم ایک تہ خانہ ہے میں نے خود اس کو رپورٹ کی کہ ہماری ایک روڈ ڈمب خانوزئی سے قلعہ عبداللہ تک ہے اس کا معائنہ کیا جائے کوئی اس پر رپورٹ نہیں کی ہے کوئی اس کی انسپکشن نہیں کی ہے مسئلہ یہ ہے کہ اس انسپکشن ٹیم کی اصلاح ہو جائے۔

ڈاکٹر سردار حسین : - جناب ایک صفحہ نمبر ۱۱ پر تفصیل ہے یہ سوال جو ملک سرور خان کاکڑ صاحب نے پیش کیا ہے میں اسی کے متعلق ضمنی سوال کروں گا کہ اس میں کٹک آبپاشی اسکیم کا ذکر ہے لیکن جیسا کہ سرور خان نے سوال کیا ہے میں اس کے متعلق آئندہ کے لیے ضمنی سوال پیش کر رہا ہوں کہ کٹک آب پاشی اسکیم کے لیے وہ مجھے آئندہ جواب دے دیں اس کے کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں اور کیا کام ہوا ہے اور آج میں اس کے بارے میں ایوان کو بتانے کے موڈ میں ہوں کہ اس کے لیے کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں اور اس پر دس فیصد بھی کام نہیں ہوا ہے لہٰذا آئندہ کے لیے میں اس کے جواب کا منتظر رہوں گا۔

جناب اسپیکر : - آپ اسمبلی سیکریٹری کو یہ سوال تحریری طور پر دے دیں پھر آپ کو اس کا جواب مل جائے گا۔

جناب اسپیکر - اگلا سوال۔

X ۳۷۔ **سید شیر جان بلوچ** - کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسی عمران گچکی کو وزیر اعلیٰ کا پریس سیکرٹری گریڈ ۱۷ میں تعینات کیا گیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ تعیناتی سے سپریم کورٹ کے حکم کی خلاف

ورزی نہیں ہوئی تفصیل دی جائے۔

وزیر ملازمتہاو امور انتظامیہ - (الف) جی ہاں۔ مسٹر عمران گچکی کو ، ، راست تعینات کیا گیا ہے اس آسامی پر تعیناتی وزیر اعلیٰ کی صوابدید پر ہے وزیر اعلیٰ جسے چاہے لگا سکتا ہے اور جب تک وزیر اعلیٰ چاہے ان کی مرضی سے اس آسامی پر کام کر سکتا ہے

(ب) بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے فنکشن آرڈیننس کے شیڈول میں لکھا گیا ہے کہ چیف منسٹر سیکریٹریٹ کی آسامیاں بلوچستان پبلک سروس کمیشن سے مستثنیٰ ہیں۔ اس لیے ان آسامیوں پر سپریم کورٹ کا حکم لاگو نہیں ہوتا۔

جناب اسپیکر - اگلا سوال نمبر ۵۷

X ۵۷۔ **مولانا عبدالواسع** - کیا وزیر ملازمتہاو امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں پول ر زیر استعمال گاڑیوں کی تعداد کس قدر ہے اور یہ گاڑیاں کس کس کے زیر استعمال ہیں۔ نیز ان گاڑیوں کے نمبروں کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی - محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی کل گاڑیوں کی تعداد ۱۵۲ ہے موجودہ پول و زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل اور نمبر درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	رجسٹریشن نمبر	ساخت / ماڈل	زیر استعمال
۱۔	QAG-2	مرسڈیز کار-1992	وزیر اعلیٰ ڈیوٹی
۲۔	بغیر اندراج شدہ	کالی مرسڈیز کار-1974	ایضاً
۳۔	بغیر اندراج شدہ	ٹویوٹا لینڈ کروز I-1993	ایضاً
۴۔	بغیر اندراج شدہ	ٹویوٹا لینڈ کروز II-1993	ایضاً
۵۔	QAF-8462	ٹویوٹا کرولا-1992	پرنسپل سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ
۶۔	QAF-7805	پجارو-1992	ایضاً
۷۔	QAD-5509	ٹویوٹا کرولا-1986	ایضاً
۸۔	QAF-1277	پک اپ-1991	باورچی خانہ ڈیوٹی
۹۔	QAD-382	ہنڈا اکارڈ-1986	پولیٹیکل سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ
۱۰۔	QAE-4959	ٹویوٹا کرولا-1990	ایڈیشنل سیکرٹری I برائے وزیر اعلیٰ
۱۱۔	QAG-303	لینڈ کروزر-	پی ایس او برائے وزیر اعلیٰ
۱۲۔	QAE-5951	ٹویوٹا کرولا-	مسٹر طاہر او ایس ڈی
۱۳۔	QAC-6999	ٹویوٹا کرولا-1987	ایڈیشنل سیکرٹری II برائے وزیر اعلیٰ

۱۴-	QAD-6826	سوزوکی کار-1987	انڈر سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ
۱۵-	بغیر اندراج شدہ	سوزوکی وین-1993	پرائیویٹ سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ
۱۶-	بغیر اندراج شدہ	سوزوکی وین-1993	وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ
۱۷-	QAD-804	ٹویوٹا کرولا-1986	پریس سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ
۱۸-	QAC-7166	ٹویوٹا کرولا-1985	ذاتی معالج برائے وزیر اعلیٰ
۱۹-	QAD-3269	ٹویوٹا کرولا-1986	پی آر او برائے وزیر اعلیٰ
۲۰-	بغیر اندراج شدہ	پک اپ ڈبل ڈور-1985	وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ
۲۱-	بغیر اندراج شدہ	یاماھا موٹر سائیکل-1991	وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ
۲۲-	QAE-1570	ٹویوٹا کرولا کار-1989	ٹرانسپورٹ آفیسر برائے وزیر اعلیٰ ہاؤس-
۲۳-	QAC-2809	مزدا کار-1985	مسٹر دوست محمد بزدار
۲۴-	QAG-1815	پجارو-1993	جام محمد یوسف سینئر وزیر پی اینڈ ڈی
۲۵-	QAF-7821	پجارو-1992	جعفر خان مندوخیل وزیر فنانس
۲۶-	QAD-796	ٹویوٹا کرولا-1986	ایضاً
۲۷-	QAF-6777	لینڈ کروزر-1991	میر عبدالنبی جمالی وزیر پی ایچ ای

۲۸-	QAF-9101	پجارو-1992	ملک گل زمان کاسی وزیر کیوڈی اے
۲۹-	QAG-2225	پجارو-1991	میر عبدالمجید بزنجو وزیر لائیوسٹاک
۳۰-	QAG-1816	پجارو-1993	ڈاکٹر کلیم اللہ وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۳۱-	QAG-2226	پجارو-1991	ایضا
۳۲-	QAF-7806	پجارو-1992	عبدالحمید اچکزئی وزیر آئی اینڈ پی
۳۳-	QAF-2773	پجارو-1992	عبدالقہار ودان وزیر قانون
۳۴-	QAE-6352	پجارو-1990	ایضا
۳۵-	QAF-6482	پجارو-1992	عبیداللہ بابت وزیر
۳۶-	QAF-8009	پجارو-1992	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ وزیر تعلیم
۳۷-	QAF-6353	پجارو-1990	محمد اکرم بلوچ وزیر انفارمیشن
۳۸-	QAF-6278	پجارو-1992	کچکول علی ایڈووکیٹ وزیر فشریز
۳۹-	QAG-1809	پجارو-1993	سردار ثناء اللہ خان زہری وزیر لوکل گورنمنٹ
۴۰-	QAF-5761	پجارو-1991	حاجی میر لشکری رئیسانی وزیر انڈسٹریز
۴۱-	QAG-2230	پجارو-1991	ملک محمد شاہ مردانزئی وزیر حج اوقاف زکوۃ

۴۲-	بغیر اندراج شدہ	پجارو-1991	نواب خان ترین وزیر بی ڈی اے
۴۳-	QAG-1811	پجارو-1993	میر خان محمد جمالی وزیر خوراک
۴۴-	QAF-9255	لینڈ کروزر-1992	نواب زادہ گزین مری وزیر ہوم
۴۵-	QAG-2228	پجارو-1992	نواب زادہ جنگیز مری وزیر سی اینڈ ڈبلیو
۴۶-	QAE-1	لینڈ کروزر-1991	میر اسرار اللہ خان زہری وزیر زراعت
۴۷-	QAG-2215	پجارو-1992	سردار محـ ...نی وزیر صحت
۴۸-	QAF-9253	لینڈ کروز-1992	سعید ...عاون برائے وزیر اعلیٰ
۴۹-	QAF-1276	لینڈ کروزر-1992	میر طارق ...ہیتوان وزیر بغیر محکمہ
۵۰-	QAD-2	ہنڈا اکارڈ-1985	چیف سیکرٹری بلوچستان
۵۱-	QAG-1	لینڈ کروزر-1992	ایضاً
۵۲-	QAD-9833	سوزوکی وین-1985	پرائیویٹ سیکرٹری برائے چیف سیکرٹری-
۵۳-	QAF-7846	ٹویوٹا کرولا-1992	سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی-
۵۴-	QAD-8915	ٹویوٹا کرولا-1986	ایڈیشنل سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی-

۵۵-	QAF-797	ٹویوٹا کرولا-1983	پرائیویٹ سیکرٹری برائے سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی
۵۶-	QAE-1576	ٹویوٹا کرولا-1989	ڈپٹی سیکرٹری (جنرل) ایس اینڈ جی اے ڈی-
۵۷-	QAC-8624	ٹویوٹا کرولا-1986	ڈپٹی سیکریٹری سروسز I ایس اینڈ جی اے ڈی
۵۸-	QAE-427	پجارو- 1989	ایس اینڈ جی اے ڈی پول
۵۹-	QAC-2332	ٹویوٹا جیپ- 1983	ایضاً
۶۰-	QAC - 6655	ٹویوٹا جیپ- 1983	ایضاً
۶۱-	QAD-3501	ٹویوٹا کرولا 1985	ایضاً
۶۲-	QAD-5482	سوزوکی کار-1987	ایضاً
۶۳-	QAG-786	ٹویوٹا کرولا-1992	ایضاً
۶۴-	QAF-6592	سوزوکی کار-1992	ایضاً
۶۵-	QAF-8008	پجارو-1992	ایضاً
۶۶-	QAD-3639	ٹویوٹا کرولا-1985	ڈپٹی سیکریٹری (سروسز II) ایس اینڈ جی اے ڈی
۶۷-	QAE-1569	ٹویوٹا کرولا-1989	ڈپٹی سیکریٹری برائے چیف سیکریٹری

۶۸-	QAD-5472	سوزوکی کار-1987	ڈپٹی سیکریٹری کیبنٹ ایس اینڈ جی اے ڈی
۶۹-	QAC-9587	چارمنٹ کار-1985	ڈپٹی سیکریٹری ریگولیشن ایس اینڈ جی اے ڈی
۷۰-	QAB-7741	ٹویوٹا کرولا-1983	انڈر سیکریٹری (بی اینڈ اے) ایس اینڈ جی اے ڈی
۷۱-	QAE-1063	ٹویوٹا کرولا-1991	پروٹوکول آفیسر ایس اینڈ جی اے ڈی
۷۲-	QAD-795	ٹویوٹا کرولا-1986	سیکشن آفیسر (جنرل) ایس اینڈ جی اے ڈی
۷۳-	QAD-2993	سوزوکی کار-1985	سیکشن آفیسر III ایس اینڈ جی اے ڈی
۷۴-	QAD-8244	سوزوکی وین-1985	کمپٹرولر وی آئی وی ہاسپٹل
۷۵-	QAE-1572	ٹویوٹا کرولا-1989	سیکریٹری آئی اینڈ پی
۷۶-	QAE-6374	ہنڈا کارڈ-1991	ڈپٹی سپیکر بلوچستان اسمبلی
۷۷-	QAG-2234	پجارو-1991	میر تاج محمد خان جمالی
۷۸-	QAE-3739	پجارو-1990	سیکریٹری زکوۃ
۷۹-	QAF-7123	پجارو-1991	سپیکر بلوچستان اسمبلی
۸۰-	QAE-436	پجارو-1989	ڈی سی تربت

۸۱-	QAE-429	پجارو-1989	بلوچستان ھائی کورٹ
۸۲-	QAE-434	پجارو-1989	کمشنر لورالائی
۸۳-	QAE-6354	پجارو-1990	سیکریٹری سپورٹس اینڈ کلچرل
۸۴-	LS-8008	ہنڈا سوک-1985	ڈی-سی خضدار
۸۵-	QAD-806	ٹویوٹا کرولا-1986	ڈی-سی تربت
۸۶-	QAD-8478	ٹویوٹا کرولا-1986	ممبر بلوچستان پبلک سروس کمیشن
۸۷-	QAD-5882	سوزوکی کار-1987	ایڈیشنل سیکریٹری قانون
۸۸-	QAD-4910	ٹویوٹا کرولا-1987	سیکریٹری ایگریکلچر
۸۹-	QAC-8916	ٹویوٹا کرولا-1986	ممبر وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم
۹۰-	QAE-6351	پجارو-1990	چیئرمین وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم
۹۱-	QAE-5952	ٹویوٹا کرولا-1990	منصور حسین اوایس ڈی
۹۲-	QAF-6834	ٹویوٹا کرولا-1990	سیکریٹری ہیلتھ
۹۳-	QAD-5473	سوزوکی کار-1987	پرائیویٹ سیکریٹری برائے گورنر

۹۴-	QAC-9840	سوزوکی کار-1985	پی آر او برائے گورنر
۹۵-	QAD-2439	ٹویوٹا کرولا-1986	ایم-پی آر III
۹۶-	QAD-6829	سوزوکی کار-1987	مسٹر حسن ترین او ایس ڈی
۹۷-	QAD-8555	لینڈ کروزر-1985	ڈی جی آرچیوو
۹۸-	QAC-4592	پک اپ-1983	چیف پائلٹ آفس
۹۹-	QAG-2056	نسان کار-1987	ریئر کرافٹ انجینئر
۱۰۰-	QAE-5950	ٹویوٹا کرولا-1989	سیکریٹری پی ایچ ای
۱۰۱-	QAF-1274	پجارو-1991	سیکریٹری تعلیم
۱۰۲-	QAD-808	ہنڈا سوک-1985	ایم پی آر I
۱۰۳-	QAC-5887	سوزوکی کار-1987	مسٹر محمد نعیم او ایس ڈی
۱۰۴-	QAD-801	ہنڈا سوک-1986	کرنل محمد حسین
۱۰۵-	QAE-1573	ٹویوٹا کرولا-1989	ایس اینڈ جی اے ڈی پول
۱۰۶-	QAD-380	ہنڈا اکارڈ-1985	ایضاً

۱۰۷-	Li-4343	ٹویوٹا کرولا-1986	ایضاً
۱۰۸-	QAG-1810	ٹویوٹا کرولا-1992	ایضاً
۱۰۹-	QAG-1812	ٹویوٹا کرولا-1992	ایضاً
۱۱۰-	QAG-1813	ٹویوٹا کرولا-1992	ایضاً
۱۱۱-	QAG-1814	ٹویوٹا کرولا-1992	ایضاً
۱۱۲-	QAD-2994	سوزوکی وین-1985	ایضاً
۱۱۳-	QAD-3805	ڈاٹسن کار-1983	ایضاً
۱۱۴-	QAF-9350	پجارو-1991	ایضاً
۱۱۵-	QAF-9612	پجارو-1991	ایضاً
۱۱۶-	QAF-9614	پجارو-1992	ایضاً
۱۱۷-	QAF-1275	پجارو-1991	ایضاً
۱۱۸-	QAE-3731	پجارو-1990	ایضاً
۱۱۹-	QAD-1581	پجارو-1985	ایضاً

۲۰ـ	QAD-1583	پجارو-1985	ایس اینڈ جی اے ڈی پول
۲۱ـ	QAC-4570	پک اپ-1983	ایضاً
۲۲ـ	QAF-9886	کوسٹر-1991	ایضاً
۲۳ـ	QAB-6168	نسان کوسٹر-1979	سیکرٹریٹ اسٹاف ڈیوٹی
۲۴ـ	QAD-5210	مزدا کوسٹر-1987	ایضاً
۲۵ـ	QAD-5212	مزدا کوسٹر-1987	ایضاً
۲۶ـ	QAD-5218	مزدا کوسٹر-1987	ایضاً
۲۷ـ	QAD-5219	مزدا کوسٹر-1987	ایضاً
۲۸ـ	QAE-7389	ہینو بس-1989	ایضاً
۲۹ـ	QAE-7390	ہینو بس-1989	ایضاً
۳۰ـ	QAC-3059	ٹرک-1972	ایس اینڈ جی اے ڈی پول
۳۱ـ	QAD-2931	ٹویوٹا کرولا-1985	ایضاً
۳۲ـ	QAD-5029	ٹویوٹا کرولا-1985	ایضاً

۲۳۔	QAE-3740	پجارو-1990	مرمت طلب
۲۴۔	QAE-3732	پجارو-1990	ایضاً
۲۵۔	QAE-6355	پجارو-1990	ایضاً
۲۶۔	QAE-6350	پجارو-1990	ایضاً
۲۷۔	QAE-3734	پجارو-1990	ایضاً
۲۸۔	QAE-3741	پجارو-1990	ایضاً
۲۹۔	QAG-2794	پجارو-1991	الیس ایندجی اے ڈی پول
۳۰۔	QAD-5887	لینڈکروزر-1983	مرمت طلب
۳۱۔	QAD-2332	ہنڈااکارڈ-1985	ایضاً
۳۲۔	QAD-46	ٹویوٹاکرولا-1986	ایضاً
۳۳۔	QAC-7168	ٹویوٹاکرولا-1985	ایضاً
۳۴۔	QAC-3268	ٹویوٹاکرولا-1985	ایضاً
۳۵۔	QAD-803	ٹویوٹاکرولا-1986	ایضاً

۱۴۶	QAD-799	ٹویوٹا کرولا 1985	درست حالت
۱۴۷	QAC-1609	ٹویوٹا کرولا 1982	ایضاً
۱۴۸	QAD-5478	سوزوکی کار 1987	ایضاً
۱۴۹	QAD-9832	سوزوکی وین 1985	ایضاً
۱۵۰	QAD-4590	گیلانٹ 1983	ایضاً
۱۵۱	QAD-378	ہنڈا اکارڈ 1985	ایضاً
۱۵۲	QAD-8907	ہنڈا اکارڈ 1985	ایضاً

مولانا عبدالواسع : - (ضمنی سوال) جناب اسپیکر جھل مگسی میں جب دو گروپوں میں لڑائی ہوئی تو وہاں جھل مگسی میں چھ گاڑیاں استعمال ہوئیں اس لڑائی میں مخالف سمت میں راکٹ لانچر بھی مارے گئے اور وہ گاڑیاں خراب ہوگئی ہیں ناکارہ ہوگئی ہیں لیکن ان گاڑیوں کا یہاں نمبر نہیں ہے اور نہ ذکر ہے وہ گاڑیاں کہاں گئی ہیں اس کے علاوہ پختون خواہ کے جتنے بھی علاقائی سیکریٹری ہیں مسلم باغ میں ہو پشین میں ہو کچلاک میں ہو وہ جہاں بھی ہو ان کے پاس سرکاری گاڑیاں ہیں کیا یہ ان کے استعمال کے لیے جائز ہیں یہ قومی خزانے میں خیانت ہے- میں یہ سمجھتا ہوں جو یہ جواب ہمیں ملا ہے ناقص ہے-

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - آپ یہ جو ضمنی سوال کر رہے ہیں جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے جھل مگسی کے واقعہ کا تعلق ہے- یہ عبوری حکومت کے دور کا واقعہ ہے یہ فیصلہ اس حکومت میں ہوتا ہے- اس کا ہم سے زیادہ تعلق نہیں ہے اور جہاں تک وہ اس کے لیے دوسرا

الزام لگا رہے ہیں کہ علاقائی سیکریٹری گاڑیاں استعمال کر رہے ہیں تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے ویسے اگر آپ پچھلے دور پر نظر ڈالیں تو آپ لوگوں کے ساتھ کافی رعائیت کی گئی تھی مولانا شیرانی صاحب نے آخر تک گاڑی رکھی ہوئی تھی کبھی کبھار ایسی جگہوں پر تھوڑی بہت گنجائش آپ کے ساتھ کرلیتے ہیں ہم نے اپنے ساتھ کوئی گاڑی نہیں رکھی ہوئی ہے سب گاڑیوں کے نمبر یہاں دے دیئے گئے ہیں۔

مولانا عبدالباری : ۔ جناب والا! میں ان کو آج لے جا کر بتا سکتا ہوں کہ ان کے جو علاقائی یونٹس ہیں ان کے پاس گاڑیاں ہیں۔ ان کو خود پتہ ہے وہ خود دیکھ سکتے ہیں میرے خیال میں ایسی چیزوں سے انکار کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ یہاں ہم گواہ بھی پیش کر سکتے ہیں لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں بتادیں گے۔ ان کو خود پتہ ہے مولانا صاحب نے تو ایسے ہی یہ مسئلہ اٹھا دیا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) ۔ جناب والا! کوئی گاڑی میرے استعمال میں ہوئی ہو تو یہ الگ بات ہے ویسے ہم گاڑی کسی کو نہیں دیتے ہیں کسی کو اشو Issue نہیں کرتے ہیں سب گاڑیاں موجود ہیں اور اس کی تفصیل بھی سب یہاں موجود ہے

مولانا عبدالباری : ۔ جناب اسپیکر! پورے ضمنی الیکشن میں انہوں نے گاڑیاں استعمال کی ہیں یہ صرف ایک دن کی بات نہیں ہے

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) ۔ مولانا صاحب آپ اپنے تمام جلسوں میں بہتان سے کام لیتے رہے ہیں اور آج بھی آپ یہاں بہتان سے کام لے رہے ہیں آپ کو یہ نہیں کرنا چاہئے آپ سے ہمیں یہ توقع نہیں ہے بہتان سے کام لینا۔ یہ بہت غلط بات ہے غیبت تو پھر علیحدہ بات ہے۔

مولانا عبدالباری : ۔ جناب ہم نے اس وقت حقیقت بتائی ہے اگر ہم حقیقت پیش کرتے ہیں تو تلخ ہوتی ہے ویسے بھی حقیقت ہمیشہ تلخ ہوتی ہے۔

مولانا عبدالواسع : ۔ جناب اسپیکر! اگر وزیر صاحب چاہتے ہیں تو میں کل ان گاڑیوں کے نمبر لاؤں گا جو ان کے علاقائی سیکریٹریوں کے پاس ہیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آب پاشی) ۔ جناب اسپیکر! میں مولانا صاحب کی اطلاع کے لیے یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جب پچھلی دفعہ مولانا صاحب حکومت سے چلے

گئے تھے اور ہم وزارت میں آئے تو مولوی صاحب کے پاس میرے محکمہ کی گاڑیاں تھیں جس کے لیے ہم کو بعد میں پولیس کو اطلاع دینی پڑی۔ کہ مولانا صاحب گاڑی واپس نہیں کر رہے ہیں مولانا صاحب نے چھ مہینے کے بعد گاڑی واپس کی۔ انہوں نے دو تین مہینے کے لیے درخواست کی کہ میرے بچے اسکول جارہے ہیں کہ گاڑی کی اجازت دی جائے تو مان لیا تین مہینے کے بعد بھی گاڑی رکھی جب بعد میں پولیس کے ذریعے نوٹس دیا گیا کہ مولانا صاحب چھ مہینے کے بعد بھی سرکاری گاڑی واپس نہیں کر رہے ہیں ان سے بڑی مشکل سے گاڑی لی ہے آپ اتنی پاکیزگی کے دعویٰ تو نہ کریں آپ خود اس میں ملوث رہے ہیں یہ چیزیں خود کی ہیں اگر ایک دو گھنٹے کے لئے کسی گاڑی استعمال کی ہو تو یہ اور بات ہے۔

مولانا عبدالواسع : ۔ جو یہ مولانا کی بات کر رہے ہیں ہمارے منسٹروں نے جب استعفیٰ دے دیا وہ ۱۵ دن تک قانونی طور پر گاڑی رکھ سکتے تھے ۱۵ دن کے بعد کسی وزیر کے پاس گاڑی نہیں تھی۔

مولانا عبدالباری : ۔ جب میں نے جمالی حکومت کو استعفیٰ دیا۔ اسی دن گاڑی واپس کر دی تھی۔

جناب اسپیکر : ۔ ایک معزز رکن بات کرے آپ کے ضمنی سوالات ختم نہیں ہوئے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : ۔ میں ابھی ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں ہر ایک ممبر کو تین ضمنی سوال کرنے کا حق ہے۔ آپ رولز پڑھیں۔

مولوی عبدالباری ۔ جناب اسپیکر ـــــــ

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب اسپیکر ـــــــ

جناب اسپیکر ۔ بیک وقت ایک ہی رکن بات کریں۔

مولوی عبدالباری ۔ میرے خیال میں ان کو شاید ضرورت ہو گاڑی چھوڑ دیں ان کو گلستان کا جھگڑا ہے اور بھی جھگڑے زیادہ ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب اسپیکر میں ضمنی سوال پر ہوں کیا یہ وزیر ـــــ

جناب اسپیکر — آپ کے سپلیمنٹری سوالات ابھی تک ختم نہیں ہوئے

ملک محمد سرور خان کاکڑ — نہیں ہوئے ہر آدمی کو تین سوالات کا حق ہے آپ اپنے اسمبلی کے رولز دیکھیں اور اسے پڑھیں جناب اسپیکر ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے پر الزامات لگانا کہ "سرکاری گاڑی اس نے بھی استعمال کی اور میں ۰۰ بھی استعمال کرنا چاہتا ہوں" میں کہتا ہوں کہ اگر آپ نے بھی استعمال کیا ہے تو غلط کیا ہے اور اگر اس نے استعمال کیا ہے تو انہوں نے بھی غلط کیا ہے سرکاری گاڑی کا استعمال ناجائز ہے وہ سرکاری خزانہ سے اس پر پیسے خرچ ہوتے ہیں کتنی گاڑیاں ایکسیڈنٹ ہوئیں کتنی گاڑیوں کے ٹائر وغیرہ پھٹ گئے اگر آپ ابھی بھی ایس اینڈ جی اے ڈی کا بجٹ اٹھائیں تو میرے خیال میں ایس اینڈ جی اے ڈی کا بجٹ پچاس ساٹھ کروڑ روپے سے بھی زیادہ ہے وہ کیا ہے وہ اس لیے کہ گاڑیوں کا جو استعمال ہے وہ بڑی غلط طریقے سے ہو رہا ہے ابھی میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اب بھی ان کے ورکروں کے ساتھ ان کے پارٹی کے لوگوں کے ساتھ تقریباً پندرہ بیس پجارو ہیں جو وہ چلاتے ہیں کیا یہ جائز ہے چاہے کس نے بھی کیا ہو مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ جناب آپ ہدایت کریں ہم پیش کرتے ہیں وہ نمبر اور وہ فوٹو جو گاڑیاں الیکشن میں بھی استعمال ہوئے ہیں جو اب بھی استعمال ہو رہے ہیں یہ کل میں اس ہاؤس کے فلور پر دکھا سکتا ہوں کیا یہ جائز کام ہے کیا یہ کسی سیاسی پارٹی کا جو لوگوں کو کہتا ہے کہ "ہم دیانتداری اور ایمانداری سے بلوچستان کے عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں دوسری طرف وہ بیس بیس گاڑیوں کو اپنی ذاتی استعمال میں لاکر اس طرح بلوچستان کے عوام کی خدمت ـــــــ

جناب اسپیکر — آپ کا ضمنی سوال کافی لمبا ہو گیا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ — میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے دعوے غلط ہیں ـــــ

جناب اسپیکر — ملک صاحب آپ کا سوال کافی لمبا ہو گیا ہے آپ تشریف رکھیں

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) — ملک صاحب نے تو اپنا جوش خطابت تو نکالا ہمیں بڑی خوشی ہوتی جب وہ گورنمنٹ میں تھے پاک بازی کے لوگوں کو تجویز دیتے تمام دنیا کے ٹریکٹر اور تمام دنیا کے بلڈوزر اور تمام دنیا کی چیزیں جو انہوں نے اپنے سرکاری کھاتوں میں میں استعمال کئے اور ان پر ان سے پیسہ لیا گیا ہے کروڑوں روپے جو ملک صاحب نے کئے ہم تو اس کے عشر عشیر بھی نہیں ہیں ابھی بھی اس کے پاس کیس بنے ہوئے ہیں اور ہم

انشاء اللہ تعالیٰ ملک صاحب کے سلسلے کو اور ہمارے سلسلے کو اگر مقابلہ کیا جائے تو میرے خیال میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے ایک دو گاڑیاں اگر کوئی ایک دو دن کے لیے لے گیا تو کوئی ایسی بات نہیں ہے خالی مولانا امیر زمان صاحب نے چھ گاڑیوں کو...... تین گاڑیوں کو ایکسیڈنٹ کروا کے بھیج دیا مولانا شیرانی جب تک وہ ایم این اے رہے گاڑی اس حالت تک پہنچی کہ ہمیں اس کو ڈوب سے گاڑی میں لانا پڑا اور فلاں اس طرح تو حساب بھی چوڑے ہیں تو چھوٹی موٹی چیزیں ہیں اگر بڑے حساب پر آجائیں تو ملک صاحب آپ کہیں کے نہیں رہیں گے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ میں بالکل احتساب کے لیے تیار ہوں لیکن مجھے افسوس ہے کہ جو لوگ بڑے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں میدانوں میں جلسوں میں وہ ان کو چھوٹی موٹی رشوت کہتے ہیں کہ "اس کا کوئی پرواہ نہیں اگر ہم لوگ کھائیں" یعنی کتنی زیادتی ہے کہ "یہ تو چھوٹی موٹی چیز ہے ہم لوگ اگر کریں تو کوئی آسمان نہیں گرتا ہے" ایک آدمی اگر چھوٹا موٹا کرتا ہے وہ بڑا بھی کرتا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) ۔ نہیں بہت فرق ہے اس میں...... ایک دو گھنٹے کے لیے......

عبدالقہار خان ودان (وزیر جنگلات) ۔ جناب اسپیکر......

جناب اسپیکر ۔ آپ لوگ تشریف رکھیں وقفہ سوالات ختم ہوا سیکریٹری اسمبلی...... معزز ارکان تشریف رکھیں اب سیکریٹری اسمبلی......

محمد صادق عمرانی ۔ جناب اسپیکر میں نے ایک تحریک التواء صبح نو بجے آپ کو پیش کی تھی یہ چاہئے تھا کہ سب سے پہلے تحریک التواء پیش کئے جاتے------

جناب اسپیکر ۔ سیکریٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

مسٹر اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی) ۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و ضوابط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اس اجلاس کے لیے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔ (۱) میر جاکر خان ڈومکی (۲) ملک محمد سرور خان کاکڑ (۳) ڈاکٹر سردار محمد حسین، (۴) مولوی عبدالباری۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر - رخصت کی اگر کوئی درخواست ہو تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

سیکریٹری اسمبلی (اختر حسین خان) - سردار محمد طاہر خان لونی نے درخواست کی ہی کہ وہ بوجہ علاج باہر جا رہے ہیں لہٰذا ان کے حق میں آج سے ۲۷ جنوری تک رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی - سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے درخواست کی ہے کہ ایک ہفتہ کے لیے انہیں رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی - میر ظہور حسین کھوسہ صاحب نے اجلاس سے ایک ہفتہ کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - آپ ذرا زور سے بولیں تاکہ مجھے سنائی دے۔

سیکریٹری اسمبلی - میر عبدالمجید بزنجو صاحب نے درخواست کی ہے کہ ۱۵ جنوری سے ۲۷ جنوری تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی - سردار میر چاکر خان ڈومکی نے بوجہ علالت آج کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر — سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی — نوابزادہ جنگیز خان مری وزیر سی اینڈ ڈبلیو نے بوجہ سرکاری مصروفیت آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر — سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی — میر اسرار اللہ خان زہری صاحب نے بوجہ علالت ۱۵ اور ۱۶ جنوری کے لیے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر — سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی — حاجی محمد شاہ مردانزئی صاحب سعودی عرب بوجہ انتظامات حج سعودی عرب گئے ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے ۲ جنوری تا تاریخ واپسی تاریخ انہوں نے نہیں لکھا ہے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر — سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی — جناب ڈاکٹر عبدالمالک' جناب کچکو علی بلوچ اور جناب میر محمد اکرم بلوچ نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر — سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک استحقاق

جناب اسپیکر — ملک محمد سرور خان کاکڑ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں

ملک محمد سرور خان کاکڑ — جناب اسپیکر میں آپ کی اجازت ایک فوری اہمیت کی

حامل تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ جس کا تعلق اسپیکر ڈپٹی اسپیکر' ممبران اسمبلی اور مجموعی طور پر پوری اسمبلی کے استحقاق مجروح ہونے سے ہے۔واقعہ یہ ہے۔ کہ جب ۱۲ جنوری ۱۹۹۴ کو بلوچستان اسمبلی کے اسپیکر کراچی جانے کے لیے کوئٹہ ایئرپورٹ کے وی۔ آئی۔ پی لاونج کے بیرونی دروازے پر پہنچے تو کوئٹہ ایئرپورٹ سیکورٹی اسٹاف کے سپاہیوں نے ان کی گاڑی کو باہر روک دیا اور جب ان کے پروٹوکول افیسر نے سیکورٹی اسٹاف کو بتایا کہ اسپیکر وی۔ آئی۔ پی ہے تب بھی ان لوگوں نے ان کی گاڑی کو یہ کہہ کر اندر جانے سے روک دیا کہ ان کے پاس ممنوعہ علاقے میں اسپیکر کی گاڑی کو داخل ہونے کی اجازت کا حکم نہیں ہے۔

یہ سراسر صوبائی اسمبلی کے اسپیکر اور ممبروں کی توہین کی مترادف ہے۔ لہٰذا اس تحریک پر فوراً اسمبلی میں بحث کی جائے۔ ممنوع علاقے میں گاڑیوں کے داخلے کے متعلق۔ کمانڈر اے۔ ایس ایف A S F بلوچستان کے حکم نامے کی ایک نقل اس تحریک کے ساتھ منسلک ہے۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ہے۔ میں ایک فوری اہمیت کے حامل تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ جس کا تعلق اسپیکر ڈپٹی اسپیکر ممبران اسمبلی اور مجموعی طور پر پوری اسمبلی کے استحقاق مجروح ہونے سے ہے۔ واقع یہ ہے کہ جب ۱۲ جنوری ۱۹۹۴ کو بلوچستان اسمبلی کے اسپیکر کراچی جانے کے لیے کوئٹہ ایئرپورٹ کے وی۔ آئی۔ پی لاونج کے بیرونی دروازے پر پہنچے تو کوئٹہ ایئرپورٹ سیکورٹی اسٹاف کے سپاہیوں نے ان کی گاڑی کو باہر روک دیا۔ اور جب ان کے پروٹوکول آفیسر نے سیکورٹی اسٹاف کو بتایا کہ اسپیکر وی۔ آئی۔ پی ہے۔ تب بھی ان لوگوں نے ان کی گاڑی کو یہ کہہ کر اندر جانے سے روک دیا۔ کہ ان کے پاس ممنوع علاقے میں اسپیکر کی گاڑی کو داخل ہونے کی اجازت کا حکم نہیں ہے۔ یہ سراسر صوبائی اسمبلی کے اسپیکر اور ممبروں کی توہین کے مترادف ہے۔ لہٰذا اس تحریک پر فوراً بحث کی جائے۔

ممنوع علاقے میں گاڑیوں کے داخلے کی متعلق کمانڈر اے۔ ایس۔ ایف بلوچستان کے حکم نامے کی ایک نقل اس تحریک کے ساتھ منسلک ہے۔

جناب اسپیکر ۔ ٹریژری بینچز۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون) ۔ جناب اسپیکر میرے خیال میں یہ استحقاق نہیں بنتا۔ کیونکہ محرک کے نوٹس کے ساتھ لسٹ لگی ہوئی ہے ممنوع ایریا (Restricted Area) میں جن لوگوں کی گاڑیوں داخل ہونے کی اجازت ہے۔ اس میں

صوبائی وزراء اور اسپیکر کا نام نہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب اسپیکر میں درخواست کرتا ہوں کہ اس تحریک کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی - جناب اسپیکر یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی کیونکہ وضاحت آگئی ہے۔ اگر سرور خان صاحب چاہتے ہیں کہ اسپیکر اور اراکین اسمبلی کا استحقاق ہونا چاہیے کہ ان کی گاڑیوں کو وی آئی پی لاؤنج کے اندر جانے کی اجازت ہو۔ تو وہ اس سلسلے میں قرارداد ایوان میں پیش کریں۔ تاکہ اس تحریک کو متعلق احکام کو پیش کیا جاسکے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : - جناب اسپیکر اس کو اگر اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اسٹینڈنگ کمیٹی اس کو قرارداد کی صورت میں اسمبلی میں پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - جناب اسپیکر جب تحریک استحقاق ہے تو پھر اسٹینڈنگ کمیٹی اس کو سرچ کرتی کہ کیا ہوا کیا نہیں ہوا رولز کے تحت۔ جب کہ استحقاق منظور نہیں ہوا اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کی سپرد کس طرح کریں گے۔ جہاں تک قرارداد کا مسئلہ ہے یہ معزز رکن پیش کر سکتا ہے۔ کہ اسپیکر وزراء اور ارکان اسمبلی کی گاڑیوں کو ایئرپورٹ کے وی۔ آئی۔ پی لاونج کے بیرونی دروازے سے اندر جانے کی اجازت ہونی چاہیے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب اسپیکر استحقاق اس لے مجروح ہوا ہے۔ کہ اسپیکر صاحب کی گاڑی پر قومی پرچم ہوتا ہے۔ یہاں تو اسپیکر کا استحقاق کے ساتھ قومی پرچم کا بھی مجروح ہوا ہے۔ کیونکہ صدر پاکستان اور دیگر اہم شخصیتیں جو اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں ان کی گاڑیاں اس قومی پرچم کے بدولت پہچانی جاتی ہے۔ اگر اسپیکر صاحبؒ کی گاڑی پر قومی پرچم لہرا رہا ہو اور اس کو سیکورٹی والے روک لیں تو اس کا استحقاق مجروع ہوا ہے۔ اسپیکر صاحب کو بڑے گیٹ سے بے شک وہ ایئرپورٹ کے اندر نہ جانے دیں لیکن وی۔ آئی۔ پی لاونج کے کمرے تک جانے کا حق ہے۔

(نواب ذوالفقار علی مگسی) (قائد ایوان) - جناب اسپیکر میں اس کی وضاحت کرتا ہوں۔ اس دن صرف اسپیکر کی گاڑی کو روکنے کے ساتھ ہمارے کافی وزراء صاحبان

کو بھی روکا گیا اور انہیں اندر جانے نہیں دیا گیا۔ اس کے بعد میں نے ڈیفنس منسٹری سے رابطہ کیا چند روز قبل ڈیفنس منسٹر یہاں آئے تھے۔ ان سے یہ مسئلہ میں نے اٹھایا تھا۔ تو انہوں نے یقین دھانی کرائی۔ حکومت بلوچستان کی فہرست کے مطابق ایک علیحدہ گیٹ بنایا جائے گا۔ جہاں سے ان کی گاڑی وی۔ آئی۔ پی لاونج تک داخل ہوگی اور باہر جاسکے گی۔ یہ مسئلہ اتنا بڑا نہیں جس کے لیے بحث کیا جارہا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب اسپیکر وزیر اعلیٰ صاحب کے یقین دھانی پر میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا۔

جناب اسپیکر ۔ محرک نے وزیر اعلیٰ کے یقین دھانی پر اپنی تحریک پر زور نہیں دیا۔ اگلی تحریک استحقاق مولانا عبدالباری صاحب کی ہے لہٰذا وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

مولانا سید عبدالباری ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے اکتوبر کے نشری تقریر میں سرکاری ملازمین کو ایک ہفتے کی تنخواہ دینے کا اعلان ریڈیو ٹیلی ویژن پر کیا۔ لیکن تاحال صوبائی حکومت نے سرکاری ملازمین کو ایک ہفتے کی تنخواہ نہیں دی جس کی وجہ سے تمام سرکاری ملازمین تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے اسمبلی کا استحقاق مجروع ہوا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان نے اکتوبر کی نشری تقریر میں سرکاری ملازمین کی ایک ہفتے کی تنخواہ دینے کا اعلان ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر کیا لیکن تاحال صوبائی حکومت نے سرکاری ملازمین کو ایک ہفتے کا تنخواہ نہیں دی جس کی وجہ سے تمام سرکاری ملازمین کو تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے

جناب اسپیکر ۔ ٹریژری بینچز۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون) ۔ جناب اسپیکر جہاں تک استحقاق کا تعلق ہے یہ صرف اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر اور اسمبلی ممبران کا ہونا ہے۔ ملازمین اس سے متعلقہ نہیں۔ لہٰذا

استحقاق نہیں بنتی۔ بلکہ قرارداد کی شکل میں آتی تو اسمبلی سفارش کرتی مرکزی حکومت سے فنڈ کے لیے

مولانا عبدالباری — جناب اسپیکر اگر اس تحریک کو سفارش بنایا جائے۔ کیونکہ یہاں جو فضول خرچی ہو رہا ہے۔............

مسٹر سعید احمد ہاشمی — (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر جب یہ استحقاق آپ نے منظور نہیں کیا مولانا صاحب اس پر بے جا بحث کر رہے ہیں؟

جناب اسپیکر — تحریک استحقاق کو اسمبلی کی رولز ۵۷(iii) کے تحت خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر : — ملک سرور خان کاکڑ تحریک التواء پیش کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ — جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں درج ذیل فوری اہمیت کے حامل مسئلہ پر تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔

یہ کہ چشمہ اچوزئی میں کئی دنوں سے زمین داروں اور حکومت کے درمیان زمین کی ملکیت پر جھگڑا ہے جس میں حکومت نے بی۔ آر۔پی فورس کے ذریعے لوگوں کے گھروں کی تلاشی لی اور ایک۔ بکتربند گاڑی کے ذریعے معزز لوگوں اور زمینداروں کے گیٹ توڑ کر اور اندر گھس کر چادر اور چاردیواری کی بے حرمتی کی ہے حکومت کے اس اقدام سے علاقے کے عوام میں بے چینی اور عدم تحفظ کا رجحان پیدا ہوگیا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی مسئلہ پر بحث کی جائے

جناب اسپیکر — تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ چشمہ اچوزئی میں کئی دنوں سے زمینداروں اور حکومت کے درمیان زمین کی ملکیت پر جھگڑا ہے جس میں حکومت نے بی۔ آر۔پی فورس کے ذریعے لوگوں کے گھروں کی تلاشی لی اور ایک بکتربند گاڑی کے ذریعہ معزز لوگوں اور زمینداروں کے گیٹ توڑ کر اور اندر گھس کر چادر اور چاردیواری کی بے حرمتی کی ہے حکومت کے اس اقدام سے علاقے کے عوام میں بے چینی و عدم تحفظ کا رجحان پیدا ہوگیا ہے لہٰذا اسمبلی کی

کارروائی روک کر اس اہم عوامی مسئلہ پر بحث کی جائے

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) ۔ جناب اسپیکر صاحب اس واقعے سے آپ خود بھی واقف ہیں اس دن میں ڈیلیگیشن کے ساتھ کراچی جا رہا تھا آپ میرے سے ملے بھی تھے ہم نے ایک کمیٹی بنائی جس کا چیرمین میں خود ہوں اس کے ممبر آپ بھی ہے اور آج میں واپس پہنچا ہوں اس مسئلے کو ایک دو دن میں طے کریں گے تو میرے خیال میں معزز رکن اس التواء پر زور نہیں دیں گے کیونکہ آپ کو سارے معاملے کا خود بھی علم ہے

ملک سرور خان کاکڑ ۔ جناب اسپیکر صاحب یہ ایک بڑی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے آپ جانتے ہیں کہ ایک جمہوری حکومت ہے اور یہ حکومت عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر اس ایوان میں پہنچی ہے لہٰذا یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ عوام کی چادر اور چار دیواری اور عزت کا خیال رکھے کیونکہ یہ معاملہ بڑا سنگین ہے لوگوں کے قومی زمینوں پر حکومت زبردستی کرنا چاہتی ہے اور مختلف لوگوں کو الاٹ کیا جاتا ہے اور اس طرح سے چونکہ بلوچستان میں ۱۹۶۱ء میں ایک ہی بندوبست ہوا تھا اس بندوبست کے وقت میں جہاں آبادی تھی یا ایگریکلچرل کا کام تھا تو وہاں انہوں نے اس زمین کو لوگوں کے نام پر لکھ دیا اور ساتھ والی زمینیں چراگاہیں بنادی گئی ہیں ان کو شاملات میں لائے گئے یہ زیادتی ہوئی ہے کہ ۱۹۹۰ء میں اس زمین کو بندوبست کروا کر کے سرکار کے نام کیا گیا ہے اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ اس وقت پیش آیا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے جو منتخب لوگ خصوصاً ہمارے پشتونخواہ میپ کے نمائندے جو اس حکومت میں شامل ہیں جنہوں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ ہم پشتونوں کے حقوق اور تحفظ کے علمبردار ہیں ان کے دور میں پشتونوں کے گھروں میں پولیس کی گاڑیوں کا گھسنا اور ان کی تلاشیاں لینا ان کے عورتوں کی بے عزتی کرنا یہ کس حد تک جائز ہے؟ یہ بھی ایک تحفہ تھا جب کہ لوگوں نے ان کو قومی اسمبلی کے لیے ووٹ دیا تو اس ووٹ کے بدلے لوگوں کو یہ تحفہ دیا گیا یہ کتنا ظلم ہے کہ منتخب نمائندوں کے ہوتے ہوئے یہ بات ٹیبل پر حل ہو سکتی تھی اس بات کے لیے اتنی بڑی فورس بھیجنا اور بی' آر' پی بھیجنا اور وہاں کے لوگوں کی تلاشی لینا اور وہاں رہنا ایک افسوس ناک بات ہے حالانکہ ہم نہیں چاہتے ہیں کہ یہ معاملہ گڑبڑ ہو جھگڑہ ہو میں کل بھی وہاں گیا تھا میں نے لوگوں کو سمجھایا میں نے کہا کہ جب چیف منسٹر

صاحب آئیں گے تو ہم مل بیٹھ کر اس بات کا حل ضرور نکالیں گے لیکن یہ ایک عوامی مسئلہ ہے

جناب اسپیکر ۔ ملک صاحب آپ تشریف رکھیں چیف منسٹر صاحب نے وضاحت کردی ہے اس کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب اسپیکر صاحب یہ میرا حق بنتا ہے یا تو آپ یہ کہہ دیں کہ یہ جو تحریک التواء ہے غلط ہے

جناب اسپیکر ۔ آپ کے حق کا ہم نے احترام کیا ہے آپ صبح سے بول رہے ہیں

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔ جناب اسپیکر صاحب یہ بڑی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے لوگوں کے گھروں میں سرکاری ٹینک وغیرہ اور بڑے بڑے گیٹ توڑ کر لوگوں کے گھروں کے اندر جاتے ہیں یہ ان لوگوں کے زمانے میں ہو رہا ہے جو سارے اس حکومت میں شامل ہے اور ادھر باہر جا کر جلسوں میں اور سڑکوں پے یہ لوگ دعوے کرتے ہیں کہ ہم پشتونوں کے حقوق کے دعویدار ہیں لیکن

جناب اسپیکر ۔ ملک صاحب آپ تشریف رکھیں چونکہ یہ معاملہ کافی عرصے سے چل رہا ہے اس لیے یہ فوری عوامی نوعیت کا حامل نہیں ہے مزید برائے اس معاملہ کے تصفیہ کے لیے کمیٹی مقرر کی گئی ہے لہذا اس تحریک التواء کو مسترد کیا جاتا ہے رول (۷۴) ب کے تحت یہ قابل قبول نہیں ہے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) ۔ جناب اسپیکر صاحب مجھے ایک منٹ کی اجازت دی جائے؟

جناب اسپیکر ۔ اس مسئلے پر آپ بات نہیں کریں گے آپ بیٹھ جائیں اس پر میں نے رولنگ دے دی ہے

مسٹر عبدالقہار خان ودان (وزیر) ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب میرے خیال میں ایک ضابطے کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے ملک سرور خان جو بھی

بات کرتا ہے تو وہ ذاتی اٹیک پر شروع ہو جاتا ہے تو میرے خیال میں ہمارا استحقاق مجروح ہو رہا ہے
اور اس ہاؤس کا بھی استحقاق مجروح ہو رہا ہے جو بھی بات وہ کرتا ہے رولز کے مطابق کرے ان کا جو
استحقاق ہے یا التواء لاتے ہیں وہ اس کے بارے میں زور دیتے ہیں جو بھی کرتے ہیں وہ کرلیں لیکن
اس میں ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ ذاتی اٹیک جو لوگ کرتے ہیں اس سے آپ ان کو باز
یہ اگر اس طرح مسئلہ چلتے تو ہم لوگ بھی کریں گے پھر میرے خیال میں یہاں ان کو بیٹھنے کی
ضرورت نہیں ہوگی

جناب اسپیکر ۔ اجلاس کو پندرہ منٹ کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے اجلاس کی کارروائی
۱۲-۴۵ پر ہو گئی دوبارہ ایک بجے زیر صدارت جناب اسپیکر شروع ہوئی

جناب اسپیکر ۔ اب اجلاس کی کارروائی ۱۸ جنوری ۱۹۹۴ء صبح گیارہ بجے تک ملتوی کی
جاتی ہے

(اسمبلی کا اجلاس ایک بجے دوپہر مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۹۴ء گیارہ بجے صبح (بروز سہ شنبہ) تک
کے لیے ملتوی ہو گیا)